السلام علیک یا ابا عبداللہ

السلام علی الحسین

و علی علی ابن الحسین

و علی اولاد الحسین

و علی اصحاب الحسین

سیرت

امام حسین ابن علی

یوم حسین آرگنائزنگ کمیٹی

(سینٹرل) پاکستان رجسٹرڈ

سی۔۲۱۷ بلاک نمبر ۱۰۔ فیڈرل بی ایریا کراچی

Website: www.yhoc.org

World Copyright Reg. No. ... Belgium No. 07... 026356

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد ﷺ علی ؑ فاطمہ ؑ حسن ؑ حسین ؑ

سیرت

امام حسین بن علی علیہ السلام

سید آلِ محمد رزمی

یوم حسین آرگنائزنگ کمیٹی (سینٹرل) پاکستان رجسٹرڈ

سی۔۲۱۷ بلاک نمبر۱۰۔ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی Website: www.yhoc.org

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	سیرتِ حضرت امام حسین علیہ السلام
تالیف	:	سید آلِ محمد رزمی
ایڈیشن	:	دوئم
تعداد	:	ایک ہزار
سن اشاعت	:	دسمبر ۲۰۱۰ء
ہدیہ	:	

ناشر

یومِ حسین آرگنائزنگ کمیٹی (سینٹرل) پاکستان رجسٹرڈ

سی-۲۱۷ بلاک نمبر۱۰- فیڈرل بی ایریا- کراچی Website: www.yhoc.org

صلائے عام

خواہران و برادران ایمانی السلام علیکم!

الحمدللہ حسب وعدہ کتاب ہذا آپ کی زینت نظر محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے میں ہم کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ اس کامیابی کے سلسلے میں قبلہ و کعبہ اپنے بزرگ استاد محترم پروفیسر زین العابدین صاحب قبلہ (مرحوم) کے ہم نہایت مشکور ہیں کہ جنہوں نے ہمارے رہنمائی اور کتاب کو تصنیف کر کے ہماری مدد فرمائی۔ یہ بات ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ کہ آپ نے انتہائی خلوص اور محبت کے ساتھ ہمارے خواب کو حقیقت کا رنگ عطا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جوار محمدؐ و آل محمدؐ میں جگہ عطا فرمائے۔

اراکین یوم حسینؑ آرگنائزنگ کمیٹی (سینٹرل) رجسٹرڈ پاکستان کا بصد شکریہ کہ ہماری تمام کاوشیں انہی کی مہربانیوں کا نتیجہ ہیں۔ اس دعا کے ساتھ کے یہ سلسلہ یونہی جاری رہے۔ اجازت

آپ کی دعاؤں کا طالب

چیئرمین

یوم حسینؑ آرگنائزنگ کمیٹی (سینٹرل) رجسٹرڈ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ

سورۃ الفاتحہ

برائے ایصال ثواب

تمام مومنین ومومنات، مرحومین

یوم حسینؑ آرگنائزنگ کمیٹی (سینٹرل) رجسٹرڈ پاکستان

اور

خاص طور پر شہدائے ملتِ جعفریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ

جناب حضرت ابوطالبؑ کا ایک معرکتہ الآرا خطبہ

جناب حضرت ابوطالبؑ کا وہ معرکتہ الآرا خطبہ آپ نے رسول خداؐ کے نکاح کے وقت دیا۔ یہ خطبہ ہی حضرت ابوطالبؑ کے ایمان کی نشانی کے لئے کافی ہے۔ (تمام کتب سیر میں یہ موجود ہے)۔

چند کتب کا حوالہ یہ ہے "ابوطالبؑ مومن قریش۔ عبداللہ الخنیزی، السیرۃ النبویہ ج ۱ صفحہ ۱۰۶، الحلبیہ ج ۱ صفحہ ۱۶۵، شرح النہج ج ۳ صفحہ ۳۱۲، تذکرۃ الخواص صفحہ ۳۱۲، اعجاز القرآن باقلانی وغیرہ"

الحمد لله الذي جعلنا من ذرية ابراهيم، وزرع اسماعيل، وضئضئ معد، وعنصر مضر، وجعلنا حضنة بيته، وسواس حرمه، وجعل لنا بيتا محجوجا، وحرما آمنا، وجعلنا حكام الناس.

ثم ان ابن اخي هذا، محمد بن عبدالله، لا يوزن برجل، إلا رجح به: شرفا، ونبلا، و فضلا، وعقلا

فان كان في المال قل، فان المال ظل زائل، وامر حائل، وعارية مسترجعة ومحمد قد عرفتم قرابته وقد خطب خديجة بنت خويلد وبذل لها ما آجله وعاجله، كذا وهو والله بعد هذا له نبأ عظيم وخطر جليل جسيم.

شکر ہے اس معبود کا کہ جس نے ہمیں ابراہیمؑ کی ذریت، اسماعیلؑ کی نسل، معد کا معدن، مضر کا جوہر، کعبہ کا نگران اور حرم کا محافظ بنایا۔ حرم و کعبہ ہمارے حوالے کر کے ہمیں تمام لوگوں کا حاکم بنا دیا۔ یاد رکھو، میرا یہ بھتیجا محمدؐ شرف و نجابت، فضل و عقل کے اعتبار سے تمام دنیا سے بہتر ہے یہ اگرچہ مالی اعتبار سے کمزور ہے، لیکن مال کیا ہے؟ ایک ڈھلتا ہوا سایہ، ایک پلٹا کھاتی ہوئی شے، ایک واپس ہونے والی رعایت ـــ تم لوگ محمدؐ کی قرابت سے واقف ہو، اب انہوں نے خدیجہ بنت خویلد کو پیغام دیا ہے اور مہر مقرر کیا ہے۔

یاد رکھو! ان سب باتوں کے علاوہ محمدؐ بڑا جلیل القدر عظیم المرتبت انسان ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ

مرکزی کابینہ

سید فرحان مہدی	چیئرمین
علی قنبر زیدی	وائس چیئرمین
سید اسد حیدر	جنرل سیکریٹری
سید حیدر عباس	جوائنٹ سیکریٹری
اسد عباس حسینی	خازن
سید محمد شاکر	معاون خصوصی

سید علی مہدی	(ممبر)	محمد یوسف	(ممبر)
سید حسین حیدر	(ممبر)	باسط حسین	(ممبر)
ظہیر عباس	(ممبر)	سید ثمر عباس	(ممبر)
جعفر عباس	(ممبر)	شعیب علی زاہد	(ممبر)
شہریار عباس	(ممبر)	سید موسیٰ مہدی	(ممبر)
سید کمیل	(ممبر)	سید جعفر علی	(ممبر)
سید قمر عباس	(ممبر)	سید فراز حیدر	(ممبر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ

یوم حسینؑ آرگنائزنگ کمیٹی (سینٹرل پاکستان)

ارکین سپریم کونسل

سید انور عباس زیدی

سید ریحان باقر

سید محسن ظہیر

سید حیدر عباس

صفی حیدر کاظمی

مختار حسین زیدی

عروج امام

جواد حسین

ضیغم علی زیدی

وقار حسین زیدی

شکیل حسین زیدی

سید رضا عباس

ابو محمد نقوی

علی جعفری (کینیڈا)

سید علی حیدر (کینیڈا)

ڈاکٹر رضوان حیدر (امریکہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ

اغراض و مقاصد

○ــــ یوم حسینؑ، یوم مصطفیٰؐ اور دیگر مذہبی ایام کے انعقاد سے طلبہ کو بالخصوص اور عامۃ المسلمین کو بالعموم اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانا۔

○ــــ اتحاد بین المسلمین کے فروغ کے لیے سرگرم عمل رہنا۔

○ــــ ملکی اتحاد و سالمیت کے لئے سعی کرنا۔

○ــــ مسلم اتحاد کے لئے سرگرم عمل تنظیموں کے ساتھ تعاون کرنا۔

○ــــ نوجوانوں کی تحریری اور تقریری صلاحیتوں کو اجاگر کرنا۔

○ــــ بلاتفریق مذہب و ملت سماجی خدمات سرانجام دینا۔

یوم حسینؑ آرگنائزنگ کمیٹی (سینٹرل) پاکستان رجسٹرڈ

سی۔۲۱۷ بلاک نمبر ۱۰۔ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی Website: www.yhoc.org

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

گفتارِ مُقدّم

سیرت اِمام حسین علیہ السّلام پر خامہ فرسائی کے لیے فکر و نظر کی وسعت، تدبّر و تعقّل، احساس و مشاہدے کی گہرائی و گیرائی، چشمِ ادراک میں بینائی، دولتِ علم، شرافتِ نفس اور عقیدت و مودّت ضروری ہے۔

میں اپنی علمی سطحیت، قلمی بے مائگی اور فکر کی تہی دامنی کے باوصف کائنات کی اُس عظیم اور بابصیرت ہستی کی سیرت پر قلم اٹھا رہا ہوں جو کمالاتِ انسانی و روحانی، اخلاقِ انسانی و فضائلِ نفسانی، صفاتِ جلیلہ، اخلاقِ جمیلہ اور اوصافِ حمیدہ کا مجموعہ ہے۔

تاریخ کی اِس عظیم و مقتدر شخصیت کے صحیفۂ حیات کی ورق گردانی سے ہمیں اسلام کی اساس اور سیرتِ انسانی کے بنیادی مآخذ کا پتہ چلتا ہے جس کی سیرت و کردار کے اثرات اقوامِ عالم پر تا قیامِ قیامت مرتب ہوتے رہیں گے اور دنیا کی باشعور قومیں اُن کی سیرت و نصب العین کو اپناتی رہیں گی۔

کون حسینؑ؟

تاریخ کی وہ زندۂ جاوید شخصیت جس نے باطل کے شبستانوں کو ڈھا کر حق کی شمع روشن کی، تاریخِ انسانی کا وہ باب جسے قیامت تک پڑھا جاتا رہے گا۔ وہ عظیم مسلک جسے اپنا کر ہر اہلِ فکر و نظر خوشی محسوس کرتا ہے، وہ سیرت جس کی اتباع انسانیت کا مجد و شرف ہے۔

آپؑ ھادیٔ کائنات، عارفِ ذات و صفات، ناشرِ اخلاقیات دستورِ نجات خدا کے آخری اور برگزیدہ نبی حضرت محمد مصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نواسے، امیر المومنین، امام المتقین، ناصرِ دین، آیۂ مبین، سرِ عالمین، مصدرِ یقین، امامِ اوّلین حضرت علی علیہ السّلام کے فرزند سیّدۃ نساء العالمین نورِ دیدۂ رسالت مرکزِ عصمت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے لختِ جگر اور امنِ عالم کے داعی و علمبردار معدنِ رسالت کے گلِ سر سبد سبطِ اکبر حضرت امام حسن علیہ السّلام کے بھائی ہیں۔ آپؑ کمالِ معرفتِ خداوندی کے حامل، معراجِ کمالِ بندگی پر فائز، رسالت آشنا، امن پرور، انسانیت نواز، دین پناہ اور محافظِ قرآن و شریعت تھے۔

آپ کا نسب

آپؑ حسب و نسب میں دنیا کے تمام انسانوں پر فوقیت رکھتے تھے نسلی اعتبار سے حضرت ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے جو ساری دنیا میں شرافت و عظمت کے لیے مشہور ہے۔ آپؑ بنی ہاشم کے گھرانے میں پیدا ہوئے جو عرب کا شریف ترین قبیلہ ہے اور ممتاز خاندان ہے۔

ولادت باسعادت

ولادت :	۳ شعبان ۴ھ بمقام مدینہ منورہ
نام :	حسین (عبرانی زبان میں "شبیر")
کنیت :	ابوعبداللہ، ابوالائمہ الثانی، ابوالشہداء
القاب :	سید، سبطِ اصغر، شہیدِ اکبر، سید الشہداء

آپ کی پرورش

آپ کی پرورش میں خانوادۂ رسالت اور آپ کے پاک و پاکیزہ ماحول کو بڑا دخل ہے۔ آپ نے تعلیم و تربیت اپنے نانا سے پائی جو اُس

عہد کے اور ہر زمانے کے سب سے بڑے معلّم اور سیرت ساز مانے گئے ہیں۔ آپ نے اُس ماں کی آغوش میں آنکھ کھولی جو شرافت نسوانی کا پیکر تھیں جنہوں نے گھر اور در کی تکلیف و اذیّت کے باوجود باطل کے نظریات کو قبول نہیں کیا۔ آپ کو حرّیتِ انسانی کے علمبردار حضرت علی علیہ السّلام نے تعلیماتِ الٰہیہ اور صفاتِ حسنہ سے بہرہ ور کیا۔ آپ اپنے بھائی حسنؑ کے قوتِ بازو رہے جنہوں نے تاج و تخت سے منھ موڑ کر مصائب و آلام کو گلے سے لگا لیا لیکن اصول کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

سیرتِ امام حسینؑ

سیرتِ انسانی تاریخ کے دھارے کا رُخ موڑ دیتی ہے سیرتِ حسینؑ ایک ایسے ہمہ گیر انقلاب کا نام اور ایک ایسا ابدی پیغام ہے جو حیاتِ انسانی کو اوّل تا آخر خدا پرستی کی بنیاد پر استوار کرتی ہے۔ آپ کی سیرت ایک ایسا اسوۂ حسنہ ہے جو تمام نوعِ انسانی، تمام مذاہب اور تمام فرقوں کے لیے یکساں طور پر مشعلِ راہ ہے۔ آپ کی سیرت تاجدارِ نبوّت کی سیرت کی آئینہ دار ہے۔

حسینؑ اور اسلام کے درمیان اٹوٹ رشتہ ہے، حسینؑ خدا کی زمین پر خدا کے دین کو سربلند دیکھنا چاہتے تھے، تاریخِ انسانی کے

اوراق پر اس حیرت انگیز انسان کی عظیم سیرت اور بلند و بالا شخصیت
کے نقوش اتنے گہرے نظر آتے ہیں کہ ابتدائے آفرینش سے تاحال تاریخ کی
بڑی بڑی شخصیتیں جن کو دنیا اکابر HEROS میں شمار کرتی ہے حسینؑ کی
سیرت و کردار کے مقابلہ میں کوتاہ قامت نظر آئیں گے۔ حسینؑ نے زمانہ کے
ساتھ چلنے کی کوشش نہیں بلکہ تاریخ کا رُخ اپنی طرف موڑ دیا۔ وہ .....
(CREATION OF HISTORY) "تاریخ کے بنائے ہوئے نہیں
ہیں بلکہ حسینؑ اپنی سیرت اپنے کردار و عمل کی وجہ سے ....
(MAKER OF HISTORY) تاریخ ساز شخصیت ہیں۔

عصرِ حاضر میں یزید کے منقبت گزاروں نے حسینؑ کی عظمت کو
گھٹانے اور اُن کی سیرت کو چھپانے کی بہت کوشش کی لیکن اُن کی یہ سعیٔ
لاحاصل اُن کے اجداد کی طرح ناکام رہی۔ استادِ محترم شاعرِ اہلسنت
حضرت عارف اکبر آبادی نے کیا صحیح فرمایا ہے۔ ؎

سر گردشِ دوراں سے لڑے رہتے ہیں ٭ سینہ پہ حوادث کے کھڑے رہتے ہیں
شبیرؑ کی توقیر گھٹانے والو ٭ جو لوگ بڑے ہیں وہ بڑے رہتے ہیں

سیرت نام ہے جملہ محاسنِ انسانی کا اس لیے ہم بطورِ اختصار
امام حسینؑ کی سیرت کا ایک مختصر جائزہ پیش کر رہے ہیں۔

آپ کی عبادت

علماء و مورخین کا بیان ہے کہ آپ بڑے عابد و زاہد تھے، شب و روز کی عبادت گذاری و روزہ داری کے علاوہ آپ نے پچیس حج پا پیادہ ادا کیے۔ (تہذیب الاسماء نووی ج ۲)

آپ کی سخاوت

اسامہ ابن زید صحابئ رسولؐ بیمار تھے، آپ اُن کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے آپ نے محسوس کیا کہ وہ بے حد رنجیدہ ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا، اے میرے نانا کے صحابی آپ " واغماہ " کیوں فرما رہے ہیں، اسامہ نے عرض کی مولیٰ میں ساٹھ ہزار درہم کا مقروض ہوں۔ آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں میں اسے ادا کر دوں گا۔ چنانچہ آپ نے اُن کی زندگی ہیں اُن کے قرض کو ادا کر دیا۔

ایک دفعہ ایک شخص نے بذریعہ اشعار سوال کیا، حضرت نے چار ہزار اشرفیاں عطا فرمائیں

آپ کے گھرانے کے ایک کمسن فرزند کو عبدالرحمن اسلمی نے سورۂ

حمد کی تعلیم دی آپ نے اُسے ایک ہزار اشرفیاں اور قیمتی خلعتیں عنایت فرمائیں

حسینؑ کا ایفائے عہد

حسینؑ نے اپنے نانا سے طفلی میں یہ عہد کیا تھا کہ اگر اسلام پر کوئی مشکل وقت آیا تو حسینؑ اس مشکل کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کیطرح کھڑے ہو جائیں گے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب اسلامی تعلیمات کو مسخ کیا جا رہا تھا، اسلامی اقدار کو پامال کیا جا رہا تھا تو حسینؑ کسی قسم کی مصلحت پسندی سے کام لے کر خاموش نہیں بیٹھے بلکہ مقامِ دین سے کفر کو للکارا اور اسلام کی نصرت کے لیے یزیدیت کے مقابل صف آرا ہو گئے۔

حسینؑ کی جرأت و صداقت

تاریخ کے ہر دور میں تختِ شاہی پر متمکن لوگوں کا وطیرہ رہا ہے کہ وہ اقتدار کے بل بوتے پر، داد و دہش اور لشکر کشی کی مدد سے اپنی بات منوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اربابِ حل و عقد کے زعمِ ناقص میں ہر شخص کے ضمیر کو خریدا جا سکتا ہے، خیالات کو دبایا جا سکتا ہے۔ جبہ و دستار سے حرمتِ قلم تک اور شخصی آزادی سے خیالات تک کا سودا ممکن ہے، مگر امام حسینؑ نے اقتدار کے اِس گھمنڈ کو خاک میں ملا دیا۔ تاج و تخت، مال و

دولت، لشکر کی کثرت امام حسینؑ کو جھکانے میں ناکام رہی اور امام حسینؑ نے نہایت جرأت و عزیمت کے ساتھ حق کا پرچم بلند کیا۔ راہِ خدا میں شہادت کو منزلِ مقصود قرار دیا، لیکن مصلحتاً بھی یزید کی بیعت کا اقرار نہ کیا۔

حسینؑ اور تحفظِ شریعت

حضرت امام حسینؑ نے ۶۰ھ میں ۲۸ رجب کو تحفظِ شریعت کے لیے مدینہ سے ہجرت فرمائی۔ ۸ ذی الحجہ کو تحفظِ شریعت کی خاطر عمرہ تمتع کو عمرۂ مفردہ سے بدل کر مکہ سے رخصت ہوئے اور یہ کہتے ہوئے رخصت ہوئے "واللہ لان اقتل خارجاً منھا بشبرٍ احب الی من ان اقتل داخلاً منھا۔" (طبری ج ۶ ص ۲۱۷ ۔ کامل ج ۳ ص ۲۷۶)

ترجمہ: "بخدا اگر میں مکہ سے صرف ایک بالشت بھی باہر قتل کیا جاؤں تو یہ امر مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ مکہ کے اندر قتل کیا جاؤں۔"

حضرت امام حسینؑ نے کربلا پہنچنے کے بعد نینوا، غاضریہ کے باشندوں کو بلا کر جو اِس زمین کے مالک تھے ساٹھ ہزار درہم کے عوض یہ زمین مول لی۔ اتباع و تحفظِ شریعت کا اس سے اچھا مظاہرہ چشمِ فلک نے نہ دیکھا ہوگا کہ کوئی شخص اپنی قتل گاہ کا سودا خود کرے۔

حسینؑ اور انسانی ہمدردی

ذو حسم کے مقام پر حُر ابن ریاحی ایک ہزار فوج کے ساتھ امام حسینؑ کی فوج کا راستہ روکنے کے لیے آیا۔ (الاخبار الطوال ص۲۴۷) (طبری ج ۶ ص۲۴۷۔) لیکن اُس کا لشکر پیاس سے جاں بہ لب تھا۔ تپتا ہوا صحرا اور جھلستی گرمی نے لشکرِ حُر کو نیم جاں کر دیا تھا۔ ایسے میں یزید کے لشکر کو ٹھکانے لگانا کوئی مشکل کام نہ تھا مگر محسنِ انسانیت اور حساس دل حسینؑ یہ برداشت نہ کر سکے، آپ نے اپنے جوانوں کو حکم دیا کہ ان کو پانی پلاؤ اور تمام فوج اور ان کی سواریوں کو سیراب کر دو۔

حسینؑ کا صبر

مفکرین و دانشوروں نے صبر کے معنیٰ یہ بیان کیے ہیں کہ نفس کو اظہارِ غم سے روکنا یا مشکل کے وقت خاموش رہنا۔

لیکن یہ دونوں تعریفیں صبر کے معیار پہ کسی طرح بھی پوری نہیں اُترتیں یعقوبؑ کا یوسفؑ سے بچھڑنے پر گریہ اور دیگر بہت سے واقعات پر انبیاءؑ کا گریہ اس تعریف کی نفی ہے۔ نوحؑ قوم کی گمراہی پر صبر نہ کر سکے ایوبؑ اپنے مصائب پر رنجیدہ ہوئے لیکن تاریخِ عالم شاہد ہے کہ حسینؑ

نے نانا کی قبر چھوڑی ماں کی آرامگاہ سے رخصت ہوئے، بھائی کی لحد سے بچھڑے، مدینہ چھوڑا، مکّہ سے رخصت ہوئے مگر کہیں بھی صبر کو ہاتھ سے نہ جانے دیا مسلمؑ کی شہادت کی خبر سُنی، دریا سے خیمے ہٹا لیے صبر کو ہاتھ سے نہ جانے دیا، خاک پہ بازوئے عباسؑ دلاور دیکھے، ہمشکلِ پیمبرؐ کے سینہ سے برچھی نکالی، گلوئے اصغرؑ میں حرملہ کا تیر دیکھا۔ تمام اعزا و اقربا و احبا کی لاشیں اٹھائیں لیکن صبر کے دامن کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

حسینؑ کا کردار و عمل عصبیت کی نفی ہے

ابتدائے آفرینش سے تاحال رنگ و نسل، علاقائیت و عصبیّت نے نہ جانے کتنی بستیوں کو اجاڑا اور نہ جانے کتنے گھروں کے چراغوں کو گُل کیا مگر حسینؑ کی شخصیت افادیت کے لحاظ سے کسی ایک فرقہ کی میراث نہیں۔

امام حسینؑ کا اسوۂ حسنہ ہر فرقہ کے لیے مشعلِ راہ ہے علاقائیت اور فرقہ واریت انسانیت کے لیے ناسور ہے۔

اسلام نے قبائلی عصبیت کے خاتمے کی اہمیت پر بڑا زور دیا ہے اور کردار و سیرت کو معیارِ برتری قرار دے کر انسانیت کو جو

شرف عطا کیا ہے اُسے کون نہیں جانتا حضرت امام حسینؑ نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ اسلام میں سیرت و کردار ہی معیارِ عظمت و برتری ہے رنگ و نسل کا تفوق کوئی شے نہیں معرکۂ کرب و بلا میں نہ صرف مختلف قبائل مختلف رنگ و نسل کے انسانوں نے شرکت کی بلکہ غلاموں کی ایک بڑی تعداد نے بھی جامِ شہادت نوش کیا۔ امام عالی مقام نے جہاں بنی ھاشم کی میتیں اُٹھائیں وہیں غلاموں کی لاشیں بھی اُٹھائیں۔

امام حسینؑ نے اسلام کیخلاف ملوکیت کی بہیمانہ سازش کو بے نقاب کر دیا

عہدِ یزیدیت میں خدا کی پرستش کے بجائے مفادات کی پرستش ہو رہی تھی، خود غرض اور طالع آزماؤں کا ایک بہت بڑا طبقہ اسلام کے مقابلہ میں ملوکیت کا حلقہ بگوش بنا ہوا تھا۔ طاقتور، کمزور پر دل کھول کر مظالم ڈھا رہا تھا۔ انسانیت کی اعلیٰ و ارفع اقدار تباہ ہو کر رہ گئی تھیں، حسینؑ نے امامت کی عظمت کو اُجاگر کرنے کے لیے، قوم کے شیرازہ کو یکجا کرنے کے لیے، شریعت کی بالادستی کے لیے تحفظِ انسانیت، اخلاقی اقدار کی بحالی اور مظلوموں کی دادرسی کے لیے کربلا کے تپتے صحرا میں اسلام کو ملوکیت کی دھوپ سے بچانے کے لیے اپنے رفقاء کی جانیں قربان کر دیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ شہادتِ حسینؓ کے بعد فکر و نظر کا معیار بدل گیا۔ زندگی کی غایت اور وجدان کی اساس بدل گئی۔ حیاتِ انسانی کے انداز اور خیر و شر کے معیار بدل گئے۔

حسینؓ کی قربانی کا مقصد

اطراف و اکنافِ عالم میں بے شمار داستان ہائے الم وقت کی گرد میں کھو گئیں، لیکن دنیا میں ایک داستانِ غم ایسی بھی ہے جو صدیوں سے تاریخ کے دامن میں محفوظ چلی آ رہی ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گی۔

امامِ عالی مقام کی یہ قربانی تخت و تاج کے استحقاق کے لیے نہ تھی بلکہ ایک اعلیٰ نصب العین کے لیے تھی۔ امام عالی مقام، یزید پلید کو احکامِ خدا و رسولؐ کا باغی سمجھتے تھے۔ لہٰذا آپ کسی مصلحت کوشی سے کام لیے بغیر اس غیر شرعی حکومت اور اس کے جبر و استبداد کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ایستادہ ہو گئے۔ آپ کی لڑائی سامانِ حرب و ضرب جاہ و حشم، لاؤ لشکر، حصولِ اقتدار اور اس کے استحقاق کے لیے نہ تھی آپ کی لڑائی ظلم و جور، لادینیت و گمراہی، جبر و استبداد اور خدا و رسولؐ کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف تھی۔ آپ اور آپ کے رفقاء نے دین کی برتری، اسلام کے تحفظ، انسانیت کی بقا، دعوت الی الحق اور

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے عظیم قربانیاں دیں۔ آپ رضائے الٰہی پر شاکر تھے آپ نے جسے ناحق سمجھا اُسے بطور حق قبول نہ کیا، حق و ناحق میں امتیاز کے لیے جاں نثاری کی یہ مثال ابدالآباد تک زندہ وتابندہ رہے گی۔

اگر حسین نہ ہوتے تو نوعِ انسانی تباہ ہو جاتی

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ آدمؑ کا وجود نہ ہوتا تو عالمِ رنگ و بو نہ ہوتا۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ذاتِ واجب آدمؑ کے بغیر انسانیت کی ابتدا نہیں کر سکتی تھی یا جب ہم یہ کہتے ہیں کہ سرورِ کائنات سے قبل دنیا میں اسلام و انسانیت کا وجود نہ تھا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ خداپرست اور نیک لوگوں سے دنیا بالکل خالی تھی۔ اس طرح جب سرورِ کائنات یہ فرماتے ہیں کہ "حسینؑ منی و انا من الحسینؑ" یعنی "حسین مجھ سے ہیں اور میں حسینؑ سے ہوں۔" تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ حسینؑ سے پہلے دنیا میں اسلام یا انسانیت نہ تھی۔

بلکہ اگر حسینؑ قربانی نہ دیتے تو شریعتِ الٰہی کا تحفظ، اخلاقی اقدار کا قیام اور انسانیت کا بچاؤ مشکل ہو جاتا۔ یزید نہ صرف شریعتِ محمدیؐ کا مذاق اڑا رہا تھا بلکہ دینِ خداوندی کے جملہ احکام میں تبدیلیاں کر رہا تھا۔

حلالِ محمدؐ کو حرام اور حرامِ محمدؐ کو حلال قرار دے رہا تھا۔ نبوت کا انکار اور وحیٔ ربانی کی توہین کر رہا تھا۔

واقدی نے عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ کی زبانی نقل کیا ہے کہ خدا کی قسم ہم کو یزید کی حکومت میں یہ خوف ہو گیا تھا کہ اب آسمان سے ہم پر پتھر برسیں گے۔ وہ ایک ایسا شخص تھا جو اپنی سوتیلی ماؤں اور اپنی بیٹیوں اور بہنوں تک کو نہ چھوڑتا تھا اور شراب آزادی سے پیتا تھا

ان حالات کی روشنی میں اگر حضرت امام حسینؑ نصرتِ دین کے لیے نہ آتے تو آج دنیا میں اسلام کا کوئی نام لینے والا نہ ہوتا۔ شریعتِ محمدیؐ میں اس قدر تبدیلی ہو جاتی کہ لوگ اسلام کی تعلیم اُن ہی مروّجہ افعالِ قبیحہ کو سمجھتے۔

امام ذہبی نے کہا کہ جب یزید نے اہلِ مدینہ سے غیر انسانی سلوک کیا۔ پھر اعلانیہ شراب نوشی اور دیگر افعالِ قبیحہ کا ارتکاب شروع کیا تو لوگ اس پر غضبناک ہوئے۔ اس کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے اور خدا نے اس کی عمر کوتاہ کر دی۔

سیرتِ حسینؑ قرآن کی نگاہ میں

آیۂ مباہلہ، آیۂ تطہیر اور آیۂ مودت کے علاوہ دیگر کئی سورے آپکی سیرت و عظمت کی گواہ ہیں۔

سیرتِ حسینؑ رسولؐ کی نگاہ میں

عن سعید الخدری قال قال رسول اللہؐ الحسنؑ والحسینؑ

سید اشباب اھل الجنۃ "

(ترمذی جلد۲ صفحہ۲۴ بروایت جابر بن عبداللہ (نور الابصار صفحہ۱۲۶))

سیرتِ حسینؑ خلفاء کی نگاہ میں

عن آواقدی قال سمعت ابی عن ابن عمر عن ابی بکر قال

اتبعوا محمدؐ فی اھل بیتہ ۔" (بخاری حدیث نمبر ۹۵۸)

سیرتِ حسینؑ علامہ شبراوی کی نگاہ میں

اہلِ بیتِ رسالت میں امام حسینؑ علیہ السلام فضائل کے ان بلند مقامات پر ہیں کہ اہلِ ثریا بھی آپکے کمالات تک نہیں پہونچ سکتے ۔

(کتاب الاتحاف صفحہ۱۹ بحوالہ بلاغتہ الحسین)

علامہ علائلی اور سیرتِ حسینؑ

آپ حضرت امام حسین علیہ السلام کو اسلام کا دوسرا بانی قرار دیتے ہیں ۔

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ امام حسینؑ نے ایک عظیم الشان قربانی پیش کر کے دین اسلام کو بچا لیا۔ (گویا اسے حیاتِ نو بخش دی)

سیرت حسینؑ معروف تاریخ داں اور مفکر گبن کی نگاہ میں

"With an equal measure of piety Hussain The younger Brother of Hassan in-herited A Remmant of His Father's spirit."

(Decline And FALL of Roman Empire. PP 287 GIBBAN)

حسن احمد البیرونی نے دار الہلال صـ۱۸ بحوالہ بلاغۃ الحسینؑ شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی نے "سر الشہادتین"، عباس محمود العقاد نے "ابوالشہداء" صـ۲۳، اور مغربی مفکرین واشنگٹن اردنگ، کارلائل، شیلڈریک، جمیس براون، ڈاکٹر مسیو ماربین، پروفیسر براؤن، مسٹر والٹر اور جرجی زیدان کے علاوہ ہزاروں تاریخ دانوں، مفکرین، دانشوروں، شاعروں اور سیاستدانوں نے

سیرتِ حسینؑ کو انسانیت کا مجد و شرف قرار دیا ہے۔

سیرت و سائنس کا موازنہ

یہ ٹھیک ہے کہ بیسوں صدیؑ کے اوائل میں سائنس کو بے پناہ ترقی ہوئی ہے۔ ہوائی جہاز، سنیما، لاسلکی، ایکسرے، ریڈار، ٹیلی ویژن، اواکس طیارے، ریڈیائی عمل اور طرح طرح کے تباہ کن ہتھیار، ایجادات سے کہیں زیادہ اہم طبیعات کے انکشافات ہیں۔ لائب نتس اور آئن اسٹائن کا نظریہ اضافت نیوٹن کا نظریۂ کششِ ثقل، شرڈ ونگر اور ہائزن برگ کی تحقیقات نے جبریت کی نفی کی۔ پلانک کے نظریہ مقادیرِ عنصری کی رو سے جبر و اختیار کے تصوّر کو تقویت پہونچی۔ برٹرنڈرسل نے کہا کہ ٹھوس اشیا محض واقعات کی ہی غیرِ مرئی صورتیں ہیں۔ ڈاکٹر جانسن مادّے کا مبلغ تھا تو بشپ بارکلے مادّے کے وجود کا منکر، سائنس کے ماہرین کے متضاد نظریات، آرار، واعتراضات کو دیکھتے ہوئے یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ سائنس کا تعلق اسباب و علل سے ہے مقاصد کا تعین اُس کے بس کی بات نہیں۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ سائنس نے انسانی فکر کو یکسر بدل دیا ہے۔ سائنس کی ترقی، صنعتی انقلاب کے پھیلاؤ اور زرعی اصلاحات نے معاشرے کی قدروں اور نصب العین کو تبدیل کر دیا ہے۔ اس

ترقی کے باوجود انسان اپنی ذات میں مقید ہوتا جارہا ہے، اُس نے سائنس کی ترقی سے انسانی فلاح و بہبود کا کام لینے کے بجائے انسانوں کی سالمیت کے لیے خطرہ پیدا کر دیا ہے اور سائنس کی ترقی کی حدوں کو چھونے والے ممالک نے اقوامِ عالم کو سائنس کی برکات سے اس قدر فائدہ نہیں پہونچایا جتنا انھیں غلام بنانے کی کوشش کی ہے۔ اُن کی تاجرانہ ذہنیت اور ملوکیت پسندانہ فکر نے خود غرضی کا لبادہ اوڑھ کر، انسان دوستی کے نصب العین کی عملی ترجمانی کے بجائے انسانیت کی دھجیاں بکھیر دیں اور سکونِ عالم کو درہم برہم کر دیا۔

سائنس کے اس دور میں انسان انسانیت کے جوہر سے معرّا ہوتا جارہا ہے، سائنس، ثقافت، ترقی، آزادی، لادینیت اشتراکیت، مغربیت عصبیت، طبقہ واریت اور جدیدیت کے تذکرے عام ہیں۔ مذہب، شریعت تہذیب، انسانیت، اخلاقی اقدار اور سیرت و کردار جیسے الفاظ اب ازکارِ رفتہ (OUT OF DATE) قرار دیے جارہے ہیں۔

مذہب کو مانعِ ترقی اور سائنس کا مخالف قرار دیا جارہا ہے جب کہ درحقیقت اسلام ایک مکمّل ضابطۂ حیات ہے اور جملہ محاسنِ انسانی کا مجموعہ ہے، سیرت جملہ محاسنِ انسانی کی تفسیر کا نام ہے۔ سیرتِ امام حسین علیہ السّلام مکمّل ضابطۂ حیات اور جملہ محاسنِ انسانی کی تفسیر و عملی تطبیق کا نام ہے۔

سیرتِ امام حسین علیہ السلام نے سب سے زیادہ انسانوں کی فکرِ صحیح پر زور دیا۔ انسان کے مقصدِ وجود اور خالق کے منشائے تخلیق کی وضاحت کی۔ خود اپنے غلط استدلال میں اُلجھ کر رہ جانے والے اسلامی نظام کے منکرین کے لیے سیرتِ حسینؑ ایک آئینہ ہے۔

زمینی قدروں کی اساس پر گفتگو کرنے والے متضاد کیفیتوں کے حامل لوگوں، اسلامی عقیدے کی ہمہ گیری سے پیچھا چھڑانے والوں، علاقائیت کا احساس اجاگر کرنے والوں اور اُسے تفریق کا باعث بنانے والوں کیلئے حسینؑ کی سیرت، کردار و عمل ایک مکمل درس ہے جسے ہر شخص تا حدِ بصیرت پڑھ سکتا ہے اور ان کی سیرت میں اپنے ہر سوال کا جواب حاصل کر سکتا ہے۔

سیرتِ امام حسینؑ نے ہمیں بتایا کہ اسلام ہماری زندگی اور ہمارے وجود کا بنیادی سرچشمہ ہے اور اخوت، اخلاق، مساوات و رواداری ہمارے مذہب، تہذیب و تمدّن کے بنیادی نکات ہیں۔

مغربیت اور اشتراکیت سے نجات اتباعِ سیرتِ حسینؑ سے حاصل ہو سکتی ہے

اہلِ مغرب کا تنزل پذیر تمدّن، سائنٹفک نقطۂ نظر اور حقیقت پسندانہ نظریۂ حیات کے درمیان عملی رابطہ و تعلّق قائم کرنے میں ناکام ثابت

ہو رہا ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اہلِ مغرب و اشتراکی ممالک نے جس حقیقت پسندانہ اور معروضی انداز سے علمی عقدے حل کیے ہیں۔ اس طرح معاشرتی مسائل کو نہ سلجھا سکے۔

آج معاشرتی مسائل، رنگ و نسل، علاقائیت و طبقہ واریت، عریانیت و فحاشیت اور حیوانیت و بربریت کی شکل میں ہمارے سامنے کھڑے ہیں۔ عصرِ حاضر کا سب سے بڑا مسئلہ لادینیت و اشتراکیت کی یلغار ہے۔ ہماری نئی نسل اس سیلاب میں بہہ رہی ہے اخلاقی قدروں کے زوال نے ہم سے ہماری شاندار روایات بھی چھین لی ہیں۔ عصمت فکر و نظر ختم ہو چکی ہے۔ سامراجی صیہونی، مغربی اور اشتراکی نظام اپنی تمام تر برائیوں کے باوجود عام اور خام ذہنوں کے لیے کشش کا سبب بنا ہوا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ ہماری دینی قیادت کے قول و فعل کا تضاد ہے جسے دیکھ کر نسلِ نو مذہب سے برگشتہ اور دینی قیادت سے بدگمان ہوتی ہے یا خوارج و نواصب کا وہ فریب ہے جو تاریخ کی شکل میں ہمارے ہاتھ میں آیا اور جس میں دینِ اسلام کو محض لشکر کشی کرنے والوں کا مذہب دکھایا گیا ہے اور جن کے کردار کو بڑھا یا چڑھایا گیا ہے ان کی نفی بھی اُسی تاریخ میں ملتی ہے جس سے تاریخ کا قاری بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔

تاریخ کے اس رد و بدل اور جبرِ حکومت کے اس مذموم "کارنامے" سے عام

اور خام ذہن انسانیت کے گُمشدہ اوراق تلاش نہ کر سکا۔

اگر اربابِ دانش قطعاً غیر جانبدار ہو کر چشمِ ادراک اور فکر و احساس کی بینائی کے ساتھ تاریخ کا تحقیقی تجزیہ کریں تو ہمیں اُن محسنِ انسانیت شخصیتوں کی پاکیزہ سیرت تلاش کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی جنھوں نے تاریخِ انسانیت کو زرّیں اصول دیے۔ جن کی سیرت اقوامِ عالم کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ جن کا کردار و عمل ایک مکمل لائحۂ عمل ہے۔

سیرت و کردار کے قحط اور کمیابی کے اِس دَور میں اگر ہم نئی نسل کے سامنے کوئی عظیم سیرت و کردار پیش نہ کر سکے تو الحاد و کفر کے اس سیلِ رواں میں ہماری نسلیں بھی بہہ جائیں گی۔ اگر ہم اپنی نئی نسل کو سیرتِ امام حسینؑ کے مطابق نہ ڈھال سکے اور اپنے کردار کو ان کی سیرت کی بنیاد پر استوار نہ کر سکے اور اُن میں صحیح اسلامی جذبہ اور روح بیدار کرنے میں ناکام رہے تو یہ ہماری اجتماعی کوتاہی تاریخ کا بہت بڑا المیہ ثابت ہو گی۔

ہمیں انسانیت کی برتری کے لیے حسینؑ کی سیرت سے نئی نسل کو روشناس کرانا ہو گا اور اسلام کی لطافت و حکمت سے آگاہ کرنا ہو گا۔ کیونکہ اس کرۂ ارض پر صرف امام حسینؑ ہی وہ مقدس ہستی ہیں جو اقوامِ عالم کے لیے ایثار و قربانی کی سب سے اعلیٰ مثال ہیں۔ آپ کی سیرت رسالت کی تربیت کی مظہر ہے آپ ایک ایسی جامع اور مکمل سیرت کے حامل ہیں جو نوعِ

انسانی کو صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے میں مدد دیتی ہے اور زندگی کے ہر شعبہ میں انھیں ممتاز و نمایاں کرتی ہے۔ آپ کی سیرت و کردار کی وجہ سے آپ کا شمار تاریخ کی ان عظیم برگزیدہ ہستیوں میں ہوتا ہے جنھوں نے تاریخِ عالم پر گہرے اور انمٹ نقوش چھوڑے ہیں اور کاروانِ تمدّن و تہذیب کو ایک نئی شاہراہ پر ڈال دیا ہے۔

آپ آدمؑ صفی اللہ سے تا عیسیٰؑ دوراں، حق و صداقت کے علمبردار اور ان کی سیرت و کردار کے آئینہ دار ہیں۔

ہمیں حسینؑ کے منشا و مرضی کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

ہمیں سیرتِ حسینؑ کو کیوں اپنانا چاہیے

- معرفتِ خداوندی کے لیے۔
- شریعتِ محمدیؐ کی سربلندی کے لیے۔
- اخلاقی اقدار کی بحالی کے لیے۔
- دنیا پر دین کی حکمرانی کے لیے۔
- انسانیت کی برتری کے لیے۔
- پاکیزگیٔ نفس کے لیے۔

- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے۔
- عصمتِ فکر و نظر کے لیے۔
- احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے لیے۔
- جذبۂ حریت کی بیداری کے لیے۔
- ایثار و صبر و خود داری کے لیے۔
- دنیا میں امن و آشتی کے لیے۔
- رنگ و نسل و علاقائیت و فرقہ واریت کی نفی کے لیے۔
- سچے اصول کی فتح کے لیے۔
- مظلوموں کی دادرسی کے لیے۔
- جہل پر علم کی حکمرانی کے لیے۔
- استبداد، شاہی و ملوکیت، آمریت و اشتراکیت، سامراجی صیہونی اور استعماری قوتوں کے خاتمہ کے لیے۔

اقوامِ عالم پر حسینی سیرت کے لازوال اثرات قیامت تک مرتب ہوتے رہیں گے

آج حسینؑ کا نام انسانیت کی علامت اور امن کا مظہر بن گیا ہے۔ دنیا کی باشعور قومیں حسینؑ کی سیرت و کردار اور عزم و ہمّت کو سراہ رہی ہیں اور اُن کے نصب العین کو اپنا رہی ہیں۔ شام کے اُفق سے اُٹھنے والے لادینی بگولے کربلا کے صحرا کی وسعتوں میں گم ہو گئے۔ ارضِ نینوا پر امام حسینؑ اور اُن رفقا نے حق و استقامت، اسلام کی ترویج و اشاعت عدل و انصاف، حریت فکر، استقلال و پامردی، اتحاد و تنظیم، عزتِ نفس صبر و رضا، ایثار و مواسات، حسن معاشرت، انسانی ہمدردی، حق گوئی و بیباکی، امن پسندی و رواداری، خودداری و قربانی، تحفظِ ناموس اور شعائرِ الہیہ کا احترام، عزم شجاعت اور نظم و ضبط کا ایسا ثبوت دیا جس پر انسانیت کو ناز اور فرشتوں کو رشک ہے۔ حسینؑ نے غیر شرعی حکومت کے خلاف جہاد کی صدا بلند کی، جبر و استبداد، ظلم و بربریت کے خلاف آواز اُٹھائی۔ حضرت امام حسینؑ نے دنیا کو یہ پیغام دیا کہ احکام مستبدہ و جابرہ کو صداقت و عدالت کے مقابلے میں ماننے سے انکار کر دینا چاہیے۔ آپ نے اپنے عمل سے یہ ثابت کیا کہ حق پر رہ کر جان دینا شکست نہیں بلکہ فتح عظیم ہے۔

آپ نے دنیا کو یہ دکھا دیا کہ ظالمانہ و جابرانہ حکومت کے مقابلہ کے لیے قوت و شوکتِ مادّی کے ساز و سامان کی ضرورت نہیں۔

آپ نے دنیا کو جرأت کی ضیا بخشی عصمت فکر اور عظمتِ نظر عطا کی۔ اور اپنے موقف کی صداقت پر استقامت کے ساتھ ڈٹے رہنے کی تلقین کی۔

آپ کی سیرت پر چل کر ہی قافلۂ انسانی کامیابی سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔ حسینؑ پوری انسانیت کا متاعِ عزیز ہیں۔ اسلام کی اساس اور اقوامِ عالم کا مشترک سرمایہ ہیں۔ وہ کسی فرد، فرقہ، رنگ و نسل یا علاقے کے رہبر و رہنما نہیں بلکہ محسنِ اسلام اور نجات دہندۂ انسانیت ہیں۔

اگر اقوامِ عالم انسانیت کی عملداری، حق و انصاف کی بالادستی، قانون اور اصول کی برتری اور ظلم و استبداد، امیر و غریب کا فرق اور سامراجی اور استعماری نکبتوں کا خاتمہ چاہتی ہیں تو حسینؑ کی سیرت کا اتباع اور حسینؑ کی پیروی ضروری ہے۔ حسینؑ کا اسوۂ حسنہ ہماری پریشانیوں کا واحد حل ہے۔ ۶۱ھ سے لیکر آج تک آزادی کی جو تحریکیں اٹھ رہی ہیں یا اٹھیں گی ان پر حسینی سیرت و کردار کے اثرات نمایاں ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ حسینؑ ہی وہ رہبر و رہنما ہیں جنکی اتباع بقائے انسانیت و دوامِ ملت کا باعث ہے حسینؑ کی ضرورت کل بھی تھی، آج بھی ہے اور تا قیامِ قیامت رہے گی۔

سیرتِ امام حسینؑ کے عملی نتائج اور عصرِ حاضر

سیرتِ امام حسینؑ کے عملی نتائج تاریخ اقوامِ عالم پر آج بھی مرتب ہو رہے ہیں۔ تاریخ اپنے آپ کو دُہرا رہی ہے۔ کل امام حسین علیہ السلام نے ملوکیتِ شاہی کے چہرے سے نقاب اُٹھائی تھی اور آج انہیں کے فرزند آقائے خمینی نے صیہونیت و سامراجیت کے چہرے سے نقاب اٹھا کر دنیا کے سامنے امنِ عالم کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں کا اصلی چہرہ نمایاں کر دیا۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اسلام کی اساس اور اقوامِ عالم کا مشترکہ سرمایہ ہیں، سب نے دیکھا کہ رامشُ رنگ کے ایوان میں کھوئی ہوئی ایک قوم نے جب حسینیت کو اپنا لیا اور حسینی سیرت پر عمل کیا تو وہ کردار و عمل میں دنیا کی تمام قوموں پر سبقت لے گئی۔ آج بھی حسینؑ کے پیرو اُن کے اسوۂ حسنہ پر چل کر موت کی پرواہ کیے بغیر احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اُن کے جذبات و خیالات حق پرستی سے معمور ہونے کے سبب ذاتی بقا اور جانی اتلاف کے تصورات سے بالاتر ہیں۔ وہ اپنے آہنی عزم سے سیلِ مظالم کو عبور کر کے موت کی ہمہ گیری پر چھائے ہوئے ہیں۔ وہ "یاایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین" کی عملی تصویر بنے ہوئے ہیں۔ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ حیاتِ سرورِ کائناتؐ

میں صرف کافروں سے جہاد کیا گیا جبکہ سورۂ منافقون کے اندر منافقین کے وجود اور کردار کی نشاندہی موجود ہے۔

تاریخِ اسلام میں ہمیں سوائے علیؑ اور اولادِ علیؑ کے کوئی ایسا نہیں ملتا ہے جس نے منافقوں کے خلاف جہاد کیا ہو۔

صفّین سے کربلا اور کربلا سے قُم تک ایک ہی کڑی نظر آتی ہے کل منافقین حضرت امام حسینؑ کے خلاف محاذ آرا تھے اور آج اُن کے پیرو اور جانشین حضرت آقائے خمینی کے خلاف صف آرا ہیں۔ حضرت امام حسینؑ کا جہاد بھی بے دین طاقتوں کے خلاف تھا۔ آقائے خمینی کا جہاد بھی بے دین طاقتوں کے خلاف ہے۔

کل کوفی امام عالی مقام کی عظمت وجلالت سے کانپ رہے تھے اور آج کوفی اور اُن کی سرپرست سامراجی طاقتیں حضرت آقائے خمینی کی شان اور آہنی عزم سے لرزہ براندام ہیں۔

خرد افروز شہر قُم سے موجِ ایمان نے اُٹھ کر شہنشاہیت کے تکبر و غرور کو خاک میں ملا دیا ہے۔

جس طرح نوعِ انسانی معرکۂ کربلا کو نہیں بھلا سکتی اسی طرح نوعِ انسانی اِس اسلامی انقلاب کو بھی فراموش نہیں کر سکے گی۔ پائے وقت میں دورِ کہن کی ڈالی ہوئی سامراجی زنجیریں پگھل چکی ہیں۔ کاروانِ لیل ونہار

اب صحیح سمت چل پڑا ہے۔ فتح و ظفر اسلامی انقلاب کی رکاب چوم رہی ہے زندگی کے یخ کدہ میں اسلامی انقلاب کی بھڑکتی ہوئی آگ نے انسانی ضمیر کی پرتیں کھول دی ہیں لیلیٰ احساس نے فکر کا لبادہ اوڑھ لیا ہے بتدریج سامراجیت کا عقدۂ اسرار کھل رہا ہے۔ اسلامی انقلاب سے قبل ایران کے رامش و رنگ کے ایوان میں جمہوریت و عرصہ آزادی قفسِ شاخِ گلستاں بنی ہوئی تھی۔ ہر دل شکستہ تھا، ہر صاحبِ نظر کی آنکھ سے دجلۂ خون رواں تھا، اداسی، خاموشی، لامذہبی، فحاشی، بے نوائی، بدکرداری، بے حسی اور تیرگی کا دور دورہ تھا انسان جادۂ عرفاں سے ہٹ چکا تھا۔

لیکن! دنیا نے دیکھا کہ رسوائیوں کی تیرہ و تار فضا میں کرب و محن کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ایک مردِ قلندر کے آہنی عزم سے ٹکرا کے چکنا چور ہو گیا اور اسلام کے جیالے رہبرِ عالی قدر حضرت آقائے خمینی مدظلہ کی قیادت میں موت سے دست و گریباں ہو گئے۔ حضرت جوش ملیح آبادی نے ایسے ہی موقع کے لیے فرمایا ہے۔

اور بالخصوص جب ہو حکومت کا سامنا ✤ رعب و شکوہ و جاہ و جلالت کا سامنا
شاہانِ کج کلاہ کی ہیبت کا سامنا ✤ قرنا و طبل و ناوک و رایت کا سامنا

لاکھوں میں ہے وہ ایک، کروڑوں میں فرد ہے
اس وقت جو ثبات دکھائے وہ مرد ہے

یہ سب سیرتِ امام حسینؑ کو اپنانے کا نتیجہ ہے۔ کسی بھی صحت مند معاشرہ کی تعمیر کے لیے حسینؑ کی تعلیمات بہت ضروری ہیں اور اُن کی سیرت ہی کے ذریعہ افراد کو باکردار اور باشعور بنایا جاسکتا ہے۔

تضاد مذہب و مادیت کے اِس دور میں ہمیں عمداً سیرتِ حسینؑ سے دور کیا جارہا ہے۔ جہل دستارِ فضیلت باندھے مسندِ علم پر جلوہ افروز ہونے کی کوشش کررہا ہے۔ دین فروشوں کو رہنما اور بے خبروں کو علماء کی صف میں بٹھایا جارہا ہے۔ سیرتِ حسینؑ سے روشناس کرانے کا سب سے موثر ذریعہ مجالس بھی اب ظاہری نام و نمود اور دکھاوے کا شکار ہوچکی ہیں۔ حضرت جمیل مظہری نے کیا صحیح فرمایا ہے:

حیف وہ قوم جو ہو ملتِ شاہ شہداء ❊ وہ حکومت کی کنیزی میں ہو حیرت کی ہے جا
جسطرف دیکھیے ہے موت کا اک سناٹا ❊ نہ کوئی پیرِ تدبر نہ جوانِ غوغا

جسم ہیں مدفن دل مجلسیں گورستاں ہیں
بستیاں روح کی اک وادیٔ خاموشاں ہیں

حضرت امام حسینؑ کی تعلیم و سیرت اور باعظمت قربانی اب الفاظ کی اصنام گری کرنے والوں کے ہاتھوں ضائع ہورہی ہے۔ ذکرِ مولیٰ کی تجارت کو تقدسِ فن قرار دیا جارہا ہے اور حصولِ زر کا ذریعہ بنایا جارہا ہے۔

سوچ تو اے ذاکرِ افسردہ طبع و نرم خو ۔ آہ تو نیلام کرتا ہے شہیدوں کا لہو
تاجرانہ مشق ہے مجلس میں تیری ہاو ہو ۔ فیس کا دریوزہ ہے منبر پہ تیری گفتگو
عالمِ اخلاق کو زیر و زبر کرتا ہے تو
خونِ اہلِ بیت میں لقمہ کو تر کرتا ہے تو

جب ضمیر انسان کی ترجمانی کرنے والے، حق کی نگہبانی اور حقوقِ انسانی کی پاسبانی کرنے والے مصلحت کوشی کے طوفان میں بہہ سے ہوں تو تاریخ کے غلط لہجے کی نشاندہی کون کرے۔ ہر دور میں ہمارے باعمل علماء اور ہمارے اب وجد نے دار و رسن کی آزمائش کے باوجود دینِ حق ہم تک پہونچایا اور سیرتِ حسینؑ سے روشناس کرایا ہے۔ سیرتِ حسینؑ علم، اقدار اخلاق و انسانیت کا اکمل نمونہ ہے جس کی اساس اسلامی افکار اور قرآن کے حکیمانہ فلسفہ پر رکھی گئی ہے۔

پروردگارِ عالم ہمیں سیرتِ حسینؑ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

——— آمین

سید آلِ محمد رزمی